

تلخیص "قرآن کریم اور معیارِ ہدایت"

شُرک کی حقیقت

مفتی محمد آصف عبداللہ قادری
ممتاز عالم دین

نوٹ: اہم ترین بیان "شُرک کی حقیقت" کو ترمیم و اضافہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

زیرِ اہتمام

نور القرآن انٹرنیشنل
حمزہ غوثیہ ٹرسٹ

حمزہ غوثیہ ٹرسٹ

جامع مسجد بہارِ شریعت بہادر آباد کراچی

cell : 0322-2232030

تلخیص "قرآن کریم اور معیارِ ہدایت"

شُرک کی حقیقت

مدرس

مفتی محمد آصف عبداللہ قادری
عالم دین ممتاز علامت حضرت

نوٹ: اہم ترین بیان "شُرک کی حقیقت" کو ترجمیم و اضافہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

انتساب

امیر طیبہ، اسد اللہ واسد رسول اللہ

سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

کے نام

جنہیں حضور پر نور ﷺ نے بعد از وصال ان خطابات سے نوازا

يَا حَمْزَةُ فَاَعْلِ الْخَيْرَاتِ، يَا كَاشِفَ الْكُرْبَاتِ

(اے زخموں کو دور کرنے والے) ﴿المواہب اللدنیہ ج 1 ص 212﴾

اور

شہنشاہ بغداد حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ

کے نام

جن کے بارے میں مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کا خلاصہء کلام یہ ہے کہ بفضل اللہ انوار و تجلیات فیوض و برکات اس طور پر منتقل ہو چکے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی قطبیت کے اس درجے پر فائز ہیں کہ اب ہمیشہ کے لئے ولایت کا تاج اسے عطا کیا جائے گا جو اس در سے فیضیاب ہو

﴿مکتوب شریف﴾

(الف)

پہلے اسے پڑھیے

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے جس نے ہمیں ایمان کی عظیم الشان نعمت عطا فرمائی پروردگار عزوجل کا ہم جس قدر شکر ادا کریں کم ہے کہ اس نے ہمیں ہمیشہ کیلئے جہنم سے آزادی کا راستہ ایمان کے ذریعے عطا فرمایا اور قرآن کے ذریعے ایمان کی جان رسول ذیشان ﷺ کا ادب سکھایا۔

پیارے بھائیو! ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ شیطان کی آرزو تمنا یہی ہے کہ مسلمان ایمان سے محروم ہو جائیں شیطان مختلف طریقوں سے ہمیں ایمان پر استقامت سے روکنے کی کوشش کرتا ہے کبھی مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی تعظیم کو شرک کہتا ہے کبھی حضور ﷺ کا میلاد منانے کو شرک کہتا ہے کبھی اولیاء اللہ کو من دون اللہ سے ملاتا ہے کبھی لوگوں کو حق سمجھنے سے روکتا ہے کبھی تنگ نظری کے جال میں مبتلا کر دیتا ہے الغرض شیطان کسی نہ کسی طرح ہمیں اسلامی اصول و قواعد سمجھنے سے روکتا ہے۔

اس کتاب میں قرآن و سنت اور بزرگانِ دین کے اقوال کی روشنی میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ شرک کیا ہے؟ مسلمانوں کو مشرک کہنا کیسا ہے؟ اللہ عزوجل کے محبوب بندوں کا مقام کس قدر بلند ہے؟ اور جہاں تک بات شرک کی ہے تو آپ اپنی آنکھوں کو نور والے آقا ﷺ کے اس نورانی فرمان سے منور کرینگے جس کا مفہوم ہے کہ آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کی قسم مجھے اس بات کا خوف نہیں ہے کہ تم مشرک ہو جاؤ گے۔ سبحان اللہ عزوجل

انشاء اللہ عزوجل اس تحریر کے مطالعے سے حق کے راستے کی وضاحت ہوگی تنگ نظری کا خاتمہ ہوگا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے طریقے کی پہچان حاصل ہوگی صالحین امت کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کا موقع ملے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب العالمین محبوب کریم ﷺ کے صدقے اس تحریر کو قبول و منظور فرمائے اور ہمیں ہمارے ایمان پر ثابت قدمی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کیلئے ہیں جس نے اپنے محبوب کریم رؤوف الرحیم ﷺ کو وہ عظیم الشان کلام عطا فرمایا جو ہمیشہ لوگوں کی رہنمائی فرماتا رہے گا۔ قرآن مجید فرقان حمید حبیب کبریا ﷺ کا وہ عظیم الشان معجزہ ہے جو علم و عرفان کا آفتاب جہاں تاب ہے اسی کلام کی تاثیر نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلب انور پر وہ اثر کیا کہ انہوں نے ہمیشہ کیلئے حضور ﷺ کی غلامی اختیار کر لی یہی وہ بلند رتبہ عالی مرتبہ کلام ہے جس نے جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمیشہ کیلئے آقائے دو جہاں ﷺ کے قدموں سے وابستہ کر دیا۔ رحمن اور رحیم پروردگار عزوجل نے اپنے بندوں کی رہنمائی اور ان کی حقیقی فلاح و کامرانی کیلئے محبوب کریم ﷺ کے قلب انور پر وہ ذیشان کلام نازل فرمایا جس میں زندگی کی حرارت اور ہدایت کا نور دونوں یکجا ہیں فاران کی وادیوں سے قرآن کا وہ چشمہ فیض پھوٹا کہ اس سے علوم و فنون کے دریا بہہ نکلے اور نہ جانے کیسے کیسے بے نام و نشان لوگ قرآن کریم کے فیض سے پیشوا اور امام بن کر ابھرے جب لبوں پر ان مقدس ہستیوں کا نام مبارک آتا ہے تو بلا اختیار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم زبان سے نکل جاتا ہے الغرض جن لوگوں کے دلوں میں اللہ عزوجل کے فضل و کرم اور نگاہ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے قرآن کریم کی تاثیر کا تیر پیوست ہو گیا یقیناً وہ کامیاب ہو گئے رفعتوں اور بلندیوں کو پا گئے دنیا میں آنے کا مقصد پورا کر گئے اور منزل مقصود تک پہنچ گئے۔

عظمت قرآن:

قرآن کریم وہ پیاری کتاب ہے جس میں شک کی گنجائش نہیں۔ قرآن کریم واضح دلیل اور نور

ہے قرآن شفا ہے۔ قرآن سارے جہان والوں کے لئے نصیحت ہے۔ قرآن کچھلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے قرآن مفصل کتاب ہے قرآن مبارک ہے قرآن کریم ہے قرآن میں ہر خشک و تر چیز کا بیان ہے۔ قرآن پاک نے ہمیشہ غور و فکر کی دعوت پیش کی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لانے کی ترغیب دلائی لیکن ہر پڑھنے والا اور قرآن پاک میں سطحی نظر کرنے والا یہ نہ سمجھے کہ کلام الہی عز و جل کی تلاوت کرنے والے تمام ہی افراد مقصد کو پالیں گے نہیں قطعاً ایسا نہیں خود قرآن کریم نے اس کی وضاحت کی چنانچہ ارشاد ہوا:

يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ﴿البقرة: 26﴾

ترجمہ: بہت سے لوگ اس قرآن سے گمراہ ہو جاتے ہیں اور بہت سے لوگ اس سے ہدایت پاتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ بہت سے لوگ قرآن پڑھ کر گمراہ کیوں ہوتے ہیں؟ اس کی وجہ کیا ہے! اس کی وجہ علماء علیہم الرحمہ نے یہ بیان کی کہ وہ قرآن مجید فرقان حمید کو پڑھتے تو ہیں لیکن ان کا دل نور قرآن سے منور نہیں ہوتا وہ قرآن کی آیتوں کا غلط معنی و مفہوم سمجھ لیتے ہیں غلط ترجمہ اور غلط مفہوم کی وجہ سے وہ گمراہ ہو جاتے ہیں۔

نور قرآن سے محروم لوگ:

ایسا ہی ایک گروہ وہ گزرا جس نے قرآن کریم کی ایک آیت پر نظر کرتے ہوئے دوسری آیت کا انکار کر دیا اس گروہ کے تفصیلی حالات بخاری، مسلم، ابن ماجہ اور دیگر احادیث کی کتابوں میں موجود ہیں علامہ امام عبد الرحمن بن جوزی البغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا سن وصال 597ھ ہے۔ آج سے تقریباً آٹھ سو سال قبل آپ نے مشہور و معروف کتاب تلخیص ابلیس لکھی یہ کتاب عربی زبان میں ہے اس کتاب میں آپ خارجیوں کے حالات بیان کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ خارجی وہ لوگ تھے جو

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے زمانے میں ظاہر ہوئے یہ کلمہ بھی پڑھتے تھے نمازیں بھی پڑھتے تھے قرآن کی تلاوت بھی کرتے تھے اور اس کثرت سے اللہ تعالیٰ عزوجل کی عبادت کرتے تھے کہ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس گروہ کو دیکھا تو فرمایا:

لَمْ أَرَقَطًا أَشَدَّ مِنْهُمْ اجْتِهَادًا: جَبَاهُمْ قُرْحَةٌ مِّنَ السُّجُودِ

ترجمہ: میں نے ان سے بڑھ کر عبادت میں کوشش کرنے والی کوئی قوم نہ دیکھی۔ سجدوں کی کثرت سے ان کی پیشانیوں پر زخم پڑ گئے تھے۔

لیکن قرآن مجید فرقان حمید کو غلط سمجھنے کی وجہ سے یہ لوگ ایسے گمراہ ہوئے کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان پر شرک کا الزام لگا دیا اور کہنے لگے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام سے خارج ہیں نعوذ باللہ من ذالک وہ جس آیت کو بنیاد بناتے تھے وہ قرآن مجید فرقان حمید کی یہ آیت ہے:

إِن الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ

ترجمہ: فیصلہ کرنے والا تو صرف اللہ تعالیٰ ہے

اس واقعہ کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک جھگڑے کو ختم کرنے کیلئے کسی کو فیصلہ کرنے والا مقرر کیا تو خارجی کہنے لگے کہ فیصلہ کرنے والا تو اللہ عزوجل ہے حالانکہ اس آیت کا یہ مطلب نہیں جو خارجیوں نے سمجھا بلکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی طور پر فیصلہ کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے حقیقی حکم وہی ہے اور جو شخص انسانوں میں سے فیصلہ کرے تو اسے چاہئے کہ قرآن و حدیث کے مطابق فیصلہ کرے حقیقی فیصلہ کرنے کا اختیار تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے لیکن خارجی یہ بات نہ سمجھ سکے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھیجا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا محبت والا مناظرانہ انداز:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما گئے اور ان سے پوچھا کہ کیا بات ہے تم صحابہ کرام علیہم الرضوان پر شرک کا الزام لگاتے ہو انہیں مشرک کہتے ہو تو خارجی جو اللہ تعالیٰ کی کثرت سے عبادت بھی کرنے والے تھے بظاہر کلمہ بھی پڑھنے والے تھے لیکن جب قرآن کو غلط سمجھنے کی وجہ سے گمراہ ہوئے وہ کہنے لگے جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فیصلہ کرنے والا وہی ہے تو پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیسے فیصلہ کرنے والا مقرر کیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر میں تمہیں قرآن سے ثابت کر دوں کہ انسانوں میں فیصلہ کرنے والا مقرر کیا جاسکتا ہے تو کیا تم اپنی بات سے رجوع کر لو گے؟ تو وہ کہنے لگے ہاں ہم رجوع کر لیں گے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۃ النساء کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَأَبْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا

﴿سورۃ النساء: 35﴾

ترجمہ: جب میاں بیوی کے درمیان جھگڑا ہو جائے اور تم ان میں صلح چاہو تو ان کے تنازع کو حل کرنے کیلئے ایک حکم (فیصلہ کرنے والا) شوہر کی طرف سے مقرر کیا جائے اور دوسرا حکم (فیصلہ کرنے والا) بیوی کی طرف سے مقرر کیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اے خارجیوں! ذرا سوچو کہ رب العالمین عز وجل دو حکم (فیصلہ کرنے والوں) کے تقرر کا فرما رہا ہے تو اگر اللہ عز وجل کے سوا کسی اور کو فیصلہ کرنے والا مقرر کرنا شرک ہوتا تو قرآن کبھی بھی اس کی دعوت نہ دیتا اور اِنْ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰہ سے مراد یہ ہے کہ حقیقی فیصلہ کرنے والا تو اللہ عز وجل ہی ہے کتنا پیارا انداز تھا مگر افسوس خارجیوں کی اکثریت اپنی ضد پر قائم رہی صرف چند خارجی ایسے تھے جنہوں نے توبہ کی:

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ﴿سورة هود: 88﴾
ترجمہ: توفیق تو صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

قرآن کے مفہوم کو غلط سمجھے کا وبال:

ان تمام باتوں سے معلوم ہوا کہ اگر قرآن پاک کی کسی آیت کا غلط مفہوم سمجھ لیا جائے تو بسا اوقات انسان کتنی غلط راہ پر چلا جاتا ہے۔ کہ وہ قوم عبادت بھی کر رہی ہے مگر حضرت علی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کو مشرک سمجھ کر خود دائرہ اسلام سے خارج ہو رہی ہے اور ان کی عبادتیں ضائع ہو رہی ہیں۔

قرآن پاک کی آیتوں میں ٹکراؤ نہیں ہے:

قرآن مجید فرقان حمید میں کئی مثالیں ہیں کہ بظاہر ایک آیت کا مطلب غلط سمجھ لیا جائے تو وہ دوسری آیت سے ٹکراتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ قرآن کی آیتیں آپس میں ٹکراتی نہیں ہیں بلکہ مفہوم کو غلط سمجھنے کی وجہ سے انسان غلط فہمی کا شکار ہو جاتا ہے۔

☆ مثال 1:

قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ﴿سورة التوبة: آیت 129﴾

ترجمہ: فرما دیجئے میرے لئے اللہ عزوجل کافی ہے۔

اب اگر کوئی اس آیت کا یہ مطلب لے کہ اللہ عزوجل کافی ہے اللہ عزوجل کے سوا دوسرے کو کافی کہنا شرک ہے تو قرآن مجید فرقان حمید پر اعتراض واقع ہوتا ہے۔ کیونکہ دوسرے مقام پر فرمایا گیا:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿سورة الانفال: آیت 64﴾

ترجمہ: اے نبی ﷺ آپ کو اللہ عزوجل بھی کافی ہے اور آپ کی پیروی کرنے والے نیک صالح مومنین بھی آپ ﷺ کو کافی ہیں۔

ایک طرف فرمایا گیا فرما دیجئے میرے لئے اللہ عزوجل کافی ہے اور دوسری طرف فرمایا گیا کہ اے نبی ﷺ آپ کو اللہ عزوجل بھی کافی ہے اور آپ کی پیروی کرنے والے نیک صالح مومنین بھی آپ ﷺ کو کافی ہیں۔

سوال: یہ ہے کہ جب اللہ عزوجل کافی ہے تو کسی اور کی کیا حاجت اور کیا ضرورت؟۔۔۔ اس کا جواب مفسرین نے بڑا پیارا دیا فرمایا جہاں یہ کہا جائے کہ اللہ عزوجل کافی ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ حقیقی طور پر سب کچھ دینے والا اللہ عزوجل ہی ہے اور جہاں یہ کہا جائے کہ نیک مومنین کافی ہیں تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ عزوجل کی عطا سے کافی ہیں۔

☆ مثال 2: پیارے بھائیوں!

بسا اوقات یہ جملہ کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے سب کچھ ہونے کا یقین کرو اور جو اللہ عزوجل کے علاوہ غیر اللہ ہے اس سے کچھ نہ ہونے کا یقین رکھو یقیناً بلاشبہ تمام کام بنانے والی ذات تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اس کی مرضی کے بغیر پتا بھی حرکت نہیں کر سکتا لیکن اس گفتگو سے اگر یہ نتیجہ اخذ کیا جائے کہ دو جہاں کے آقا ﷺ بے اختیار ہیں اور یہ تصور دینے کی کوشش ہو کہ اللہ عزوجل کی عطا سے بھی حضور ﷺ نہ کچھ دے سکتے ہیں اور نہ کچھ کر سکتے ہیں اگر یہ نظریہ ہو تو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ قرآن کی کئی آیتوں اور احادیث طیبہ کا انکار ہو جائیگا۔

حضور ﷺ کی شان محبوبیت:

بخاری و مسلم اور دیگر حدیث کی کتب میں تفصیلاً موجود ہے کہ میدانِ محشر میں لوگ نجات کیلئے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پاس جائیں گے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے کسی اور کے پاس جاؤ اور پھر جب لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں آئیں گے تو حضور اہل محشر کی اس مشکل میں مدد فرمائیں گے اور فرمائیں گے اَنَا لَهَا، اَنَا لَهَا میں ہی تمہاری شفاعت کروں گا تو اگر یہ عقیدہ رکھ لیا

جائے کہ اللہ عزوجل کی دی ہوئی طاقت سے بھی نبی کریم ﷺ کچھ نہیں کر سکتے تو یہ مذکورہ بالا حدیث کا انکار ہے۔ یہ خارجی قوم جس غلط فہمی کا شکار ہوئی وہ غلط فہمی یہ تھی کہ انہوں نے یہ تصور کیا کہ حضرت علی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان مشرک ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے شرک کو سمجھا ہی نہیں تو آئیے پہلے ہم سمجھ لیں کہ شرک کسے کہتے ہیں۔

شرک کی تین قسمیں ہیں:

1- شرک فی العبادت

2- شرک فی الذات

3- شرک فی الصفات

1- شرک فی العبادت:

شرک فی العبادت یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھا جائے جیسے مشرکین مکہ کہ انہوں نے خانہء کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے اور ان کی پوجا کرتے تھے۔

2- شرک فی الذات:

شرک فی الذات یہ ہے کہ کسی کو اللہ عزوجل جیسا تسلیم کرے۔
جیسے مجوسی وہ دو خداؤں کو مانتے ہیں۔

3- شرک فی الصفات:

شرک فی الصفات یہ ہے کہ کسی ذات و شخصیت میں اللہ عزوجل جیسی صفات مانی جائیں۔
الحمد للہ عزوجل مسلمان ہر قسم کے شرک سے محفوظ ہے نہ تو شرک فی العبادت میں مبتلا ہے نہ ہی وہ شرک فی الذات میں مبتلا ہے اور نہ ہی وہ شرک فی الصفات میں مبتلا ہے کیونکہ وہ اللہ عزوجل کے سوا نہ ہی کسی کی عبادت کرتا ہے نہ ہی اس کے جیسا کسی کو مانتا ہے اور نہ ہی اسکی صفات جیسی صفات کسی میں

تسلیم کرتا ہے واضح رہے کہ شرک کی تیسری قسم شرک فی الصفات کا بغور سمجھنا انتہائی ضروری ہے شرک فی الصفات کی تعریف یہ بیان ہوئی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں ایسی ہی صفات کسی اور میں تصور کرنا شرک فی الصفات ہے اس کی مکمل تفصیل ابھی عرض کی جاتی ہے پہلے شرک کی مذمت کا مطالعہ کیجئے۔

شرک کی مذمت:

إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

﴿پارہ 21، سورۃ لقمان آیت 13﴾

ترجمہ: بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

﴿پارہ 5، سورۃ النساء، آیت 48 اور 116﴾

ترجمہ: بے شک جو اللہ کے ساتھ شرک کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی بخشش نہیں فرمائے گا اور شرک کے علاوہ جو اور گناہ ہوں گے وہ چاہے گا تو معاف فرما دے گا۔

وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا

﴿سورۃ النساء، آیت 116﴾

ترجمہ: اور جس نے شرک کیا وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا

﴿سورۃ النساء، آیت 48﴾

ترجمہ: جس نے شرک کیا اس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا۔

تنگ نظری (الزام شرک) کا وبال:

بلاشبہ مشرک ظلم عظیم کا مرتکب مغفرت اور بخشش سے محروم صریح گمراہ ہمیشہ جہنم میں سڑنے والا بد بخت نامراد اور یقیناً اسلام کے دائرے سے خارج ہے۔ مشرک کی مذمت بالکل حق ہے لیکن کسی

مسلمان کو مشرک کہنا اس پر شرک کا ناحق الزام لگانا بہت بڑا گناہ ہے۔ جو کسی مسلمان پر ناحق شرک کا الزام لگائے خود دائرہ اسلام سے باہر ہو جائے گا تفسیر ابن کثیر میں حدیث پاک ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک شخص قرآن پڑھتا ہوگا قرآن کا نور اس کے چہرے پر ہوگا اسلام پر عمل کرنے والا ہوگا مگر وہ قرآن کے نور سے محروم ہو جائے گا اور اسلام سے بھی دور ہو جائے گا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ایسا کیوں ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا یہ اپنے پڑوسی مسلمان پر شرک کا الزام لگائے گا پھر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی مشرک کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ الزام لگانے والا خود دائرہ اسلام سے خارج ہوگا کیونکہ مسلمان شرک سے بری ہے اس پر شرک کا الزام لگانا گویا کہ اپنے آپ کو اسلام سے دور کرنا ہے۔ شرک فی الذات اور شرک فی العبادت کا سمجھنا تو آسان ہے لیکن شرک فی الصفات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے کئی لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے اسکی بنیادی وجہ کو ابتدائی سطور میں بیان کیا گیا کہ قرآن مجید کے معانی و مطالب کو غلط طریقے پر سمجھنے کی وجہ سے خارجیوں نے حضرت علی و دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو مشرک کہا پاک نفوس پر شرک جیسا بہتان عظیم باندھا اور اس کے نتیجے میں خود دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے آئیے شرک فی الصفات کو قرآن پاک کے اصولوں کے مطابق سمجھنے کی کوشش کریں تاکہ نور قرآن کی برکت سے شیطان لعین کے وار سے محفوظ رہ سکیں کیونکہ شیطان لعین کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ مسلمان کسی بھی طرح قرآن کے صحیح اصولوں کو نہ سمجھ سکے اور مسلمان کے دل و دماغ میں وہ اس فتنے (کہ جو الفاظ اللہ عزوجل کی صفات کیلئے استعمال ہوئے وہ بندوں کے لئے استعمال کرنا شرک کہلاتا ہے) شرک فی الصفات کا نام دے کر راسخ کر دے حالانکہ قرآن پاک میں کئی ایسی مثالیں موجود ہیں جن میں اللہ عزوجل اور اس کے محبوبین کے درمیان لفظاً برابری پائی جاتی ہے لیکن شرک لازم نہیں آتا شیطان مردود سے اللہ عزوجل کی پناہ طلب کرتے ہوئے اللہ عزوجل کے فضل و کرم اور اس کے محبوب ﷺ کے صدقے سے چند قرآنی

مثالوں کے ذریعے شیطان کے مکر و فریب کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆ مثال 1:

إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَوُّوفٌ رَّحِيمٌ

﴿سورة البقرة، آیت 143﴾

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر رَوُّوف و رحیم ہے

غور کیجئے (اللہ عز و جل رَوُّوف بھی ہے اور رحیم بھی ہے) اور قرآن مجید فرقانِ حمید میں دوسرے مقام پر فرمایا گیا:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ

عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَوُّوفٌ رَّحِيمٌ

﴿پارہ 10، سورة التوبة، آیت 128﴾

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تم ہی میں سے وہ رسول تشریف لائے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں (بھاری) ہے۔ تمہاری بھلائی کو بہت چاہنے والے ہیں مومنوں پر رَوُّوف اور رحیم ہیں۔ ایک طرف فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ رَوُّوف و رحیم ہے دوسری طرف فرمایا جا رہا ہے کہ رسول کریم ﷺ بھی رَوُّوف و رحیم ہیں تو ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ابھی تو آپ نے کہا کہ شرک فی الصفات نام ہے صفات میں برابری کا تو یہ صفات تو ایک جیسی ہو گئیں اور دونوں قرآن کی آیتیں ہیں اور قرآن تو شرک سے دور کرتا ہے دلوں کو شرک سے پاک کرتا ہے یہاں مفسرین نے بہت ہی پیاری بات ارشاد فرمائی، فرمایا رَوُّوف و رحیم اللہ عز و جل بھی ہے اور حضور ﷺ بھی ہیں لیکن برابری نہیں ہے اس لئے کہ اللہ عز و جل کا رَوُّوف و رحیم ہونا ذاتی ہے حضور ﷺ کا رَوُّوف و رحیم ہونا اللہ عز و جل کی عطا سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ سے رَوُّوف و رحیم ہے اور حضور ﷺ رَوُّوف و رحیم ہیں جب سے اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ مقام و مرتبہ دیا جب یہ فرق ہو گیا تو برابری نہ رہی جب برابری نہ رہی تو شرک لازم نہ آیا۔

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ

﴿پارہ 20، سورۃ النمل، آیت 65﴾

ترجمہ: تم فرما دو جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ عزوجل کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور قرآن پاک ہی میں ہے:

عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ

﴿پارہ 29، سورۃ الجن، آیت 26, 27﴾

ترجمہ: غیب کا جاننے والا رب العالمین غیب کا علم کسی کو نہیں دیتا مگر اپنے رسولوں کو پسند فرماتا ہے اور انہیں غیب کا علم عطا فرماتا ہے۔

دونوں آیتیں قرآن کی ہیں ان دونوں آیتوں کا مطلب مفسرین نے یہ فرمایا کہ حقیقی طور پر غیب جاننے والا صرف اور صرف اللہ عزوجل ہے اللہ عزوجل کی عطا کے بغیر کوئی کچھ نہیں جانتا اور جب اللہ تعالیٰ عطا فرمائے تو محبوب کریم ﷺ اللہ عزوجل کی عطا سے علم غیب جانتے ہیں۔ اللہ عزوجل بھی غیب کے علم کو جانتا ہے اور رسول ﷺ بھی غیب کے علم کو جانتے ہیں لیکن برابری نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے اور حضور ﷺ کا علم اللہ عزوجل کی عطا سے ہے جب فرق ہو گیا تو برابری نہ ہوئی۔ قرآن مجید فرقان حمید سے اس کی ایک اور مثال پیش کی جاتی ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَىٰ الَّذِينَ آمَنُوا

﴿پارہ 26، سورۃ محمد، آیت 11﴾

ترجمہ: مسلمانوں کا مددگار اللہ عزوجل ہے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہوا:

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ

﴿پارہ 28، سورة التحريم، آیت 4﴾

ترجمہ: بے شک اللہ عزوجل ان کا مولا مددگار ہے اور جبریل مولا ہیں مددگار ہیں اور صالح مومنین مددگار ہیں۔

سوال یہ ہے کہ ایک آیت میں فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ مددگار ہے مولیٰ ہے دوسری آیت میں فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ عزوجل بھی مددگار ہے جبریل بھی مددگار ہیں اور صالح مومنین بھی مددگار ہیں دونوں آیتیں قرآن کی ہیں لہذا کوئی ٹکراؤ تو ہو ہی نہیں سکتا درحقیقت معاملہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مولیٰ ہے مددگار ہے حقیقی طور پر ذاتی طور پر اور جبریل اور صالح مومنین مددگار ہیں اللہ عزوجل کی عطا سے لہذا برابری نہ رہی۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا

﴿پارہ 6، سورة المائدة، آیت 55﴾

ترجمہ: اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ اور ایمان والے تمہارے مددگار ہیں۔

اللہ عزوجل بھی مددگار ہے حضور ﷺ بھی مددگار ہیں نیک صالح مومنین بھی مددگار ہیں وہی بات ہے کہ اللہ عزوجل ذاتی مددگار ہے حقیقی مددگار ہے اور رسول ﷺ کی مدد اور نیک مومنین کی مدد باذن اللہ عزوجل ہے اللہ عزوجل کی عطا سے ہے اللہ عزوجل کی عنایت سے ہے اور اللہ عزوجل کے کرم سے ہے حقیقی مددگار تو صرف اللہ عزوجل ہی ہے رسول ﷺ اور نیک مومنین اللہ عزوجل کی مدد کے حصول کا ذریعہ اور وسیلہ ہیں۔

سوال: یہاں پر ایک سوال اور پیدا ہوتا ہے؟ کہ جب یہ کہہ دیا گیا کہ (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ) اللہ عزوجل تمہارا مددگار ہے اور اسی طرح دوسری آیت میں فرمایا (فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ) کہ اللہ عزوجل ہی

ان کا مددگار ہے تو جب اللہ عزوجل کے مددگار ہونے کا ذکر کر دیا گیا۔ تو پھر رسول ﷺ کی مدد، جبریل کی مدد اور مومنین کی مدد کا ذکر کیوں کیا گیا۔ کیا اللہ تعالیٰ کی مدد کافی نہیں ہے؟

جواب: ہرگز یہ بات نہیں ہے اصل بات یہ ہے کہ قرآن یہ عقیدہ بیان کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو مقام و مرتبہ اور بلندی عطا فرماتا ہے۔ ان سے وابستہ رہیں گے اور ان کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو اللہ عزوجل کرم فرمائے گا اور ان کی دعاؤں کے صدقے ہمارا بیڑا پار فرما دے گا۔

☆ مثال 4:

يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ اِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ

﴿پارہ 25، سورۃ الشوریٰ، آیت 49﴾

ترجمہ: اللہ عزوجل جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے۔

اس کے برعکس قرآن پاک میں دوسرے مقام کو دیکھئے کہ جب جبریل امین علیہ السلام حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اس واقعہ کا قرآن میں تذکرہ اس طرح ہے۔

قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا

﴿پارہ 16، سورۃ مریم، آیت 19﴾

ترجمہ: (جبریل امین نے) کہا میں تو صرف تیرے رب کا بھیجا ہوا قاصد ہوں میں اس لئے آیا ہوں تاکہ تجھے ستھرا اور پاکیزہ بیٹا عطا کروں۔

ایک طرف کہا گیا کہ بیٹا اور بیٹی اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے دوسری طرف جبریل امین کہہ رہے ہیں کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ میں تمہیں نیک صالح بیٹا عطا کروں حقیقی طور پر عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے جبریل امین جو عطا کر رہے ہیں وہ اللہ کی عطا اور اس کی مرضی سے کر رہے ہیں۔

اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ

﴿پارہ 24، سورة الزمر، آیت 42﴾

ترجمہ: اللہ عزوجل ہی جانوں کو موت دیتا ہے (روح قبض کرتا ہے) زندگی موت دینے والا اللہ عزوجل ہی ہے۔

اور قرآن ہی میں ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا گیا:

قُلْ يَتَوَفَّكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ

﴿پارہ 21، سورة السجدة، آیت 11﴾

ترجمہ: آپ ﷺ فرمائیے موت کے فرشتے حضرت ملک الموت تمہیں موت دیں گے۔

سوال یہ ہے کہ ایک طرف قرآن بیان کر رہا ہے کہ موت حضرت عزرائیل علیہ السلام دیں گے اور دوسری طرف قرآن ہی بیان کر رہا ہے کہ موت دینے والا اللہ تعالیٰ ہے درحقیقت دونوں آیتوں میں کوئی ٹکراؤ نہیں، سمجھنا یہ ہے کہ حقیقی طور پر موت دینے والا اللہ عزوجل ہی ہے حضرت ملک الموت علیہ السلام اللہ عزوجل کی عطا سے باذن اللہ عزوجل یہ کام کرتے ہیں مزید آگے آنے والی قرآن کی اس آیت سے باذن اللہ کا مفہوم سمجھ میں آ جاتا ہے۔ بتائیے بیماروں کو شفا دینے والا کون ہے؟ یقیناً اللہ عزوجل، مردوں کو زندہ کون کرتا ہے؟ یقیناً اللہ عزوجل لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اعلان فرما رہے ہیں۔

وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ

﴿ال عمران، آیت 49﴾

ترجمہ: اور میں اچھا کرتا ہوں اندھے اور کوڑھی کو۔ اور میں مردے کو زندہ کرتا ہوں۔

آپ نے خود یہ الفاظ بیان کئے (باذن اللہ عزوجل) یعنی کرتا میں ہوں لیکن اللہ عزوجل کی عطا

سے اُسی کے اذن سے تو جب عطائی اور ذاتی کافرق ہو گیا تو برابری نہ ہوئی۔ اور جب برابری نہ ہوئی تو شرک نہ ہوا (ملاحظہ ہو قرآن کریم اور معیارِ ہدایت)۔

شیطان کی خود ساختہ توحید:

شیطان لعین بھولے بھالے مسلمانوں کے دل میں اپنا خطرناک ترین وسوسہ پیدا کرتا ہے جس سے کئی مسلمانوں کو ایمان سے محروم کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے شیطان مردود کہتا ہے کہ اگر کسی زندہ کو قریب سے مدد کیلئے پکارا جائے یا ان اسباب کے تحت مدد مانگی جائے جو عادتاً انسان کے بس میں ہو تو مدد مانگنے میں کوئی حرج نہیں شرک تو جب ہوگا کہ دور سے وصال شدہ کو مدد کیلئے پکارے یا ان اسباب کے تحت مدد مانگے جو عادتاً انسان کے بس میں نہ ہوں جنہیں مافوق الاسباب کہا جاتا ہے۔

پیارے بھائیوں! یہ ہمیشہ یاد رکھئے کہ شیطان لعین ہمارا ازلی دشمن ہے یہ اپنے نت نئے جدید ہتھکنڈوں کے ذریعے ہمیشہ مسلمانوں میں تفرقہ و بگاڑ پیدا کرنے کی کوششیں کرتا رہا ہے یہ بھی اس کا جدید وار ہے اور اُس کی خود ساختہ توحید ہے کہ قریب سے زندہ کو ماتحت الاسباب (یعنی وہ اسباب جو عادتاً انسان کے بس و اختیار میں ہوتے ہیں) مدد کیلئے پکارنا تو حید ہے اور دور سے وصال شدہ کو پکارنا یا مافوق الاسباب (یعنی وہ اسباب جو عادتاً انسان کے بس میں نہ ہو) کسی سے کوئی کام کہنا یا مدد مانگنا معاذ اللہ شرک ہے۔

سیدھے سادھے اور بھولے بھالے مسلمان بھائیوں 1400 سال سے لیکر آج تک کسی محقق و مدبر نے تو حید کا یہ معنی بیان نہیں کیا کہ اگر کسی کو دور سے مدد کیلئے پکارے تو شرک اور قریب سے پکارے تو عین اسلام زندہ کو پکارے تو عین توحید اور وصال شدہ کو پکارے تو اسلام سے خارج ہو جائے اور تباہی و بربادی اس کا مقدر بن جائے۔

یاد رکھیے!

شرک کا تعلق زندہ، وفات شدہ، قریب اور دور پر نہیں۔ کیوں کہ اگر دور سے پکارنا ہی شرک ہو تو کیا کسی بت کو قریب سے پکارنا شرک نہیں ہوگا؟ اسی طرح جو فرعون کو الہ سمجھ کر اسے پکارتے تھے وہ بھی مشرک ہی تھے اگرچہ فرعون زندہ اور قریب تھا وہ فرعون کو ماتحت الاسباب ہی پکارتے تھے۔ شرک کا تعلق عقیدے سے ہے۔ جس کو پکار رہا ہے اس کو الہ، معبود اور خدا یقین کرتا ہے تو شرک ہے خواہ دور سے ہو یا نزدیک سے، قریب سے ہو یا بعید سے، ماتحت الاسباب ہو یا مافوق الاسباب، وہ زندہ ہو یا وفات شدہ۔

قرآن پاک میں ہے:

لَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ

﴿پارہ 20، سورة القصص، آیت 88﴾

ترجمہ: کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خدا سمجھ کر مت پکارو۔

ہدایت سے محروم لوگ:

بلاشبہ وہی لوگ ہدایت سے محروم ہیں جو تنگ نظر ہوتے ہیں حقیقت سے نا آشنا ہوتے ہیں اور رائے کے غلط ہونے کے باوجود اپنی رائے کو درست سمجھتے ہیں ایسا ہی ایک گروہ جو حقیقت سمجھنے سے نا آشنا رہا اور اس نے حضور ﷺ کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ مشرک کہا الامان الامان: مفسر شہیر حضرت علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ (سن وصال: 606ھ) عالم اسلام کی مشہور ترین (تفسیر کبیر) میں نقل فرماتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: "مَنْ أَحْبَبَنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ" فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ: لَقَدْ قَارَبَ هَذَا الرَّجُلُ الشِّرْكَ وَهُوَ أَنْ يَنْهَى أَنْ نَعْبُدَ غَيْرَ اللَّهِ وَيُرِيدُ أَنْ

نَتَّخِذْهُ رَبًّا كَمَا اتَّخَذَتِ النَّصْرَى عِيسَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ

﴿تفسير كبير ج 4، ص 150 مطبوعه احياء التراث العربی بیروت لبنان﴾

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ عزوجل سے محبت کی اور جس نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ عزوجل کی فرمانبرداری کی، تو منافق بولے یہ مرد (یعنی حضور ﷺ) کے متعلق کہہ رہے ہیں کہ (یہ نبی ﷺ) (نعوذ باللہ عزوجل من ذالک) شرک کے قریب ہو گئے ہیں۔ ہمیں تو منع کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے سوا کسی کی پوجا مت کرو اور چاہتے یہ ہیں کہ ہم انہیں خدا مان لیں۔ جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تصور کر لیا تھا۔ تو اللہ عزوجل نے اس آیت کو نازل فرمایا:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

﴿پارہ 5، سورۃ النساء، آیت 80﴾

ترجمہ: جو رسول ﷺ کی اطاعت کرے اس نے درحقیقت اللہ عزوجل کی اطاعت کی۔ یہاں پر ایک چیز توجہ کے لائق ہے۔ وہ یہ کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری محبت اللہ عزوجل کی محبت ہے۔ میری اطاعت اللہ عزوجل کی اطاعت ہے۔ تو منافقین نے حضور ﷺ پر شرک کا الزام اس طرح سے لگایا کہ نعوذ باللہ عزوجل من ذالک وہ یہ کہنے لگے۔ (کہ حضور ﷺ نے اپنی ذات کو اللہ سے ملا دیا۔ اللہ اللہ ہے اور یہ اللہ عزوجل کے بندے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کی محبت اللہ عزوجل کی محبت بن جائے۔ ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت بن جائے۔)

قرآن نے ان کا رد کیا۔ اور فرمایا جو حضور ﷺ کی اطاعت کرتا ہے۔ جو حضور ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ وہ درحقیقت اللہ عزوجل سے محبت کرتا ہے۔ حضور ﷺ کی اطاعت درحقیقت اللہ عزوجل کی اطاعت ہے۔ جیسے کہ ابھی قرآن پاک کی آیت گزری:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

ترجمہ: جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ عزوجل کی اطاعت کی۔
یہی تفسیر اور یہی واقعہ عظیم الشان تفسیر ”تفسیر خازن“ پہلی جلد صفحہ نمبر (405) پر موجود ہے۔
اس کے علاوہ دیگر مفسرین نے بھی اس واقعہ کا ذکر کیا۔

اللہ عزوجل کے محبوبوں کا مقام:

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو جو مقام و مرتبہ کی بلندی دیتا ہے۔ اور انہیں جو طاقت اور قدرت دیتا ہے اس کو تسلیم کرنا درحقیقت اللہ کی قدرت کو تسلیم کرنا ہے:

إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ترجمہ: بے شک اللہ عزوجل ہر چاہت پر قادر ہے۔

وہ جسے جو مقام و مرتبہ دینا چاہے دے سکتا ہے اللہ عزوجل کی قدرت کو محدود نہ سمجھا جائے رب العالمین نے حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیسی قدرت عطا فرمائی کہ جنات آپ کے تابع، ہوائیں آپ کے تابع، پرندوں کی بولیاں آپ سنتے، سمندر میں موجود مچھلیوں سے آپ گفتگو کرتے۔ آپ کو پوری دنیا کی حکومت دی گئی۔ آپ ہواؤں میں اڑتے، ہوا آپ کے تابع تھی۔ یہ مقام و مرتبہ کس نے دیا اللہ عزوجل نے دیا۔ تو اللہ عزوجل اپنے نیک بندوں کو جو بھی مقام و مرتبہ دے۔ بندے کو چاہئے کہ وہ اللہ کی قدرت پر یقین رکھے۔ اور وہ یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے کر سکتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ
أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا
أَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يَبْصُرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا

وَكَذَلِكَ الْعَبْدُ إِذَا وَاطَّبَ عَلَى الطَّاعَاتِ بَلَغَ إِلَى الْمَقَامِ الَّذِي يَقُولُ اللَّهُ كُنْتُ
لَهُ سَمْعًا وَبَصَرًا فَإِذَا صَارَ نُورُ جَلَالِ اللَّهِ سَمْعًا لَهُ سَمِعَ الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَإِذَا
صَارَ ذَلِكَ النُّورُ بَصَرًا لَهُ رَأَى الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَإِذَا صَارَ ذَلِكَ النُّورُ يَدًا
لَهُ قَدَرَ عَلَى التَّصَرُّفِ فِي الصَّعْبِ وَالسَّهْلِ وَالْبَعِيدِ وَالْقَرِيبِ

﴿تفسیر کبیر جلد 7، صفحہ 436، سورۃ کہف، آیت اُمِّ حَسِبْتُ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ﴾

مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت

جب اللہ عزوجل کا نیک بندہ مسلسل عبادتیں کرتا رہتا ہے۔ اور اللہ عزوجل کا مقبول بن جاتا ہے تو وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں اس کے کان بن جاتا ہوں میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں۔ جب اللہ عزوجل کے جلال کا نور اس کے کان بن جاتا ہے۔ وہ محبوب بندہ قریب کی باتیں بھی سنتا ہے اور دور کی باتیں بھی سن لیتا ہے۔ اور جب اللہ عزوجل کے جلال کا نور اس کی آنکھیں بن جاتا ہے وہ قریب کو بھی دیکھ لیتا ہے اور دور کو بھی دیکھ لیتا ہے اور جب اللہ عزوجل کے جلال کا نور اس کے ہاتھ بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ طاقت دیتا ہے۔ کہ قریب و دور، مشکل و آسان تمام کاموں پر قدرت رکھتا ہے اور وہ کرامتیں دکھاتا ہے کہ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں محترم پیارے بھائیوں اللہ عزوجل کے نیک بندے جو طاقت رکھتے ہیں۔ حدیث قدسی اور تفسیر کبیر کے حوالے سے اس کو آپ نے اچھی طرح سمجھ لیا:

حضرت سلیمان علیہ السلام کے امتی کی شان:

قرآن مجید فرقان حمید میں بھی اللہ عزوجل کے نیک بندوں کی طاقت کا ذکر ہے۔ ملکہ بلقیس ملکہ صبا کی ملکہ کا وہ تخت جو 80 گز لمبا 40 گز چوڑا سونے چاندی اور ہیرے جواہرات سے سجا ہوا دو مہینے کی مسافت پر تھا یعنی دو مہینے تک گھوڑا دوڑتا رہے تب جا کر اس فاصلے کو طے کرے۔ سخت پہرے میں سات کمروں میں بند تھا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں سے فرمایا۔ ملکہ بلقیس میرے پاس آرہی ہے اس کے آنے سے پہلے:

اَيُّكُمْ يَاتِينِي بَعْرُشَهَا

﴿پارہ 19، سورۃ النمل، آیت 38﴾

ترجمہ: تم میں سے کوئی ہے جو ملکہ بلقیس کے تخت کو میرے پاس لے کر آئے

قرآن مجید فرقانِ حمید بیان فرماتا ہے کہ ایک طاقت ور جن نے کہا کہ میں لے کر آؤں گا۔ آپ نے فرمایا کب لے کر آؤ گے کہنے لگا شام ہونے سے پہلے لے آؤں گا آپ نے فرمایا مجھے اس سے بھی پہلے چاہئے قرآن نے اس واقعہ کو مزید بیان فرمایا اور حضرت آصف بن برخیا علیہ الرحمۃ کا ذکر کیا گیا جو ولی کامل تھے حضرت سلیمان علیہ السلام کے اُمتی تھے۔

قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ اَنَا اَتِيكَ بِهِ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ

﴿پارہ 19، سورۃ النمل، آیت 40﴾

ترجمہ: کہا اُس ولی نے جس کے پاس اللہ عزوجل کی کتاب کا علم تھا۔ میں اس تخت کو آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے لے کر آسکتا ہوں۔

آپ نے فرمایا لے آؤ حضرت آصف بن برخیا نے فوراً ہی تخت سامنے پیش کر دیا۔ تو اب دیکھئے حضرت آصف بن برخیا فوراً تخت لے آئے اللہ عزوجل نے آپ کو یہ طاقت دی کہ آپ کی روحانی قوتوں سے یہ کام جو مشکل تھا۔ آپ کیلئے آسان ہو گیا سوچیے! حضرت سلیمان علیہ السلام کی اُمت میں جو ولی ہے اس کی طاقت کا یہ عالم ہے تو حضور ﷺ کی اُمت کے اولیائے کرام کی طاقتوں کا کیا عالم ہوگا پھر خود انبیاء علیہم السلام کی طاقتیں اور انبیاء علیہم السلام کے سردار سید کونین ﷺ کی طاقت کا کیا عالم ہوگا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ:

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے مسیلمہ کذاب نے سر اٹھایا تو اس کے ساتھ (60000) ساٹھ ہزار فوجی تھے۔ اس جنگ یمامہ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی۔ ایک موڑ وہ آیا کہ مسلمان سخت مشکل میں مبتلا ہو گئے اس پریشانی کے عالم میں مسلمانوں کے سپہ سالار جلیل القدر صحابی رسول حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو مدد کیلئے پکارا۔ ابن کثیر جہیں دنیا محقق تسلیم کرتی ہے۔

البدایة والنهاية، جلد 6، صفحہ 24 پر لکھتے ہیں:

”كَانَ شِعَارُهُمْ يَوْمَئِذٍ يَا مُحَمَّدًا“

ترجمہ: اس دن صحابہ کرام کا شعار یہ تھا کہ وہ حضور ﷺ کو مدد کیلئے پکار رہے تھے۔

سوچئے! کہ صحابہ کرام سے بڑھ کر تو حید کو سمجھنے والا اور کون ہو سکتا ہے۔ اگر کسی کو مدد کیلئے پکارنا شرک ہوتا تو صحابہ کرام ہرگز نہ پکارتے ہاں یہ ضرور یاد رکھئے کہ جب ہم کسی سے مدد مانگتے ہیں تو یہ عقیدہ ہونا ضروری ہے کہ انہیں جو طاقتیں ملی ہیں وہ اللہ عزوجل کی عطا کردہ ہیں اور اللہ کی دی ہوئی طاقتوں سے ہی وہ ہماری مدد کرتے ہیں۔

راہِ نجات:

صحابہ کرام علیہم الرضوان مشکل میں حضور ﷺ سے مدد مانگا کرتے تھے۔ حضور ﷺ کو وسیلہ سمجھتے تھے اور صحابہ کرام کا عقیدہ یہی تھا کہ حقیقی مددگار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ اللہ عزوجل کی دی ہوئی طاقت سے مدد فرماتے ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عمل ہے اور نبی کریم ﷺ نے ہمیں صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کا حکم دیا نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارک ہے۔

إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى
ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي

﴿ترمذی، کتاب الایمان، رقم حدیث 2565﴾

ترجمہ: آقائے دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بنی اسرائیل 72 فرقوں میں تقسیم ہوگئی اور میری
امت میں 73 فرقے ہوں گے تمام فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک ہی فرقہ جنتی ہوگا صحابہ کرام
علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ جنتی فرقہ کونسا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو میرے اور
میرے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نقش قدم پر ہوگا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان تو حضور ﷺ کی طاقت حضور ﷺ کے اختیارات اور اللہ تعالیٰ نے
آپ ﷺ کو جو مرتبہ دیا ہے اسے تسلیم کر رہے ہیں۔ تو جو صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نقش قدم پر چلنا
چاہتا ہے۔ اسے چاہئے کہ وہ بھی حضور ﷺ کے مقام و مرتبے کو تسلیم کرے۔

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ:

ہمارے پیشوا سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ اللہ عزوجل کے نیک بندے ہیں
آپ تابعی ہیں آپ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فیض حاصل کیا آپ حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض
کرتے ہیں۔

يَا مَالِكِي كُنْ شَافِعِي فِي فَاقَتِي

إِنِّي فَقِيرٌ فِي الرِّى لِعِنَاكَ

ترجمہ: اے مالک میرے مالک آقائے دو جہاں ﷺ آپ میری حاجتوں کو پورا کر دیں میں تمام
مخلوق میں آپ کے حصے کو آپ کی عطا کو حاصل کرنے والا فقیر اور محتاج ہوں۔

يَا أَكْرَمَ الثَّقَلَيْنِ يَا كَنْزَ الْوَرَى جُدْلِيْ

بِجُودِكَ وَأَرْضِيْ بِرِضَاكَ

ترجمہ: اے جن اور انسانوں میں سب سے زیادہ کریم عزت والے اے مخلوق میں خزانے تقسیم کرنے والے مجھ پر احسان فرمائیے اپنی رضا سے مجھے راضی فرما دیجئے اور اپنی عطا سے مجھے مالا مال فرما دیجئے۔

أَنَا طَامِعٌ بِالْجُودِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ

لِأَبِي حَنِيفَةَ فِي الْأَنَامِ سَوَاكَ

ترجمہ: میں آپ کی عطاؤں کا امیدوار ہوں آپ ﷺ کا سوالی ہوں آپ ﷺ کے سوا مخلوق میں ابوحنیفہ کا کوئی نہیں ہے۔

غور فرمائیں امام اعظم ابوحنیفہ سے بڑھ کر قرآن سمجھنے والا ہم میں سے کون ہو سکتا ہے آپ تابعی ہیں اللہ عزوجل کے نیک بندے ہیں حضور ﷺ کے وصالِ ظاہری کے کئی سالوں کے بعد حضور ﷺ کی بارگاہ میں التجائیں کر رہے ہیں۔ حضور ﷺ سے مدد کا سوال کر رہے ہیں عقیدہ وہی ہے کہ جو دے گا اللہ عزوجل ہی دے گا حضور ﷺ اللہ عزوجل کی عطا سے اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے اور باذن اللہ عزوجل عطا فرمائیں گے۔

صاحب دلائل الخیرات کا عقیدہ:

صالحین سے فیض حاصل کرنے والے صاحب دلائل الخیرات جو بڑی عظمتوں والے ہیں آپ کا بڑا مقام ہے۔ آپ نے صدیوں پہلے درودِ پاک کی یہ کتاب دلائل الخیرات لکھی آپ نے اس میں بڑی عقیدت اور محبت کے ساتھ درود و سلام کو جمع کیا آپ کا اسم گرامی محمد بن سلیمان جذولی ہے۔ آپ کا سن وصال 16 ربیع الاول آٹھ سو ستر 870 ہجری ہے۔ دلائل الخیرات شریف بڑی مشہور و معروف

کتاب ہے۔ اور علماء نے اسے مجرب قرار دیا ہے آپ جو درود پاک دلائل الخیرات شریف میں لکھتے ہیں اس کی چند مثالیں دیکھئے اور سمجھئے کہ بزرگانِ دین نے حضور اقدس ﷺ کے مقام و مرتبہ کو کیسا سمجھا آپ لکھتے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمَوْصُوفِ بِالْكَرَمِ وَالْجُودِ

ترجمہ: اے اللہ عزوجل اس ذات مقدس پر رحمت نازل فرما۔ جو سخاوت کرنے والے ہیں اور کرم کرنے والے ہیں۔

سَيِّدُنَا كَاشِفِ الْكُرْبِ

ترجمہ: ہمارے آقا ﷺ مشکلات کو حل فرمانے والے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى كَاشِفِ الْغَمِّ

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج اس ذات پر جو غم کو دور کرنے والے ہیں۔

شیطان کا خطرناک ترین وار:

جب شیطان یہ دیکھتا ہے کہ میری کوشش بے کار چلی گئی۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کی قدرت اور طاقت کو محدود ماننے کو تیار نہیں مسلمان یہ مانتا ہے کہ اللہ عزوجل جس کو چاہتا ہے مقام و مرتبہ دیتا ہے اس موقع پر شیطان کی گستاخی کھل کر سامنے آ جاتی ہے اور اذلی دشمن جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے کہتا ہے اے مسلمانوں تم اللہ والوں سے محبت کرتے ہو۔ مدد کیلئے انہیں پکارتے ہو تا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب تمہیں مل جائے اور اللہ تعالیٰ سے قریب ہو جاؤ یہ عقیدہ تو مشرکین کا تھا۔ وہ بھی بتوں کو پوجتے تھے تا کہ یہ بت انہیں اللہ عزوجل کے قریب کر دیں تم میں اور مشرکوں میں کیا فرق ہے اور قرآن مجید فرقانِ حمید کی اس آیت کو پیش کرتا ہے۔

مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ

﴿پارہ 23، سورۃ الزمر، آیت 3﴾

ترجمہ: وہ کہتے ہیں ہم تو بتوں کو صرف اس لئے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ عزوجل کے نزدیک کر دیں گے۔

شیطان کے مکر کا رد اور اس آیت کا صحیح مفہوم:

دیکھئے یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے بات تو ان مشرکوں کی ہو رہی ہے جو غیر اللہ کو پوجتے ہیں ولی ہوں یا انبیاء ہوں مسلمان کسی کو نہیں پوجتا کسی کی عبادت نہیں کرتا وہ صرف اور صرف اللہ عزوجل ہی کی عبادت کرتا ہے۔ کتنا بڑا فرق ہے کہ ایک تو وہ شرک کر رہے ہیں بتوں کو پوج رہے ہیں اللہ عزوجل کی نافرمانی کر رہے ہیں اور یہ سمجھ رہے ہیں کہ اس طرح ہم اللہ عزوجل کے نزدیک ہو جائیں گے۔ تو جو اللہ عزوجل کی نافرمانی کرے تو کیا وہ اللہ عزوجل کے نزدیک ہو سکتا ہے؟ اور یہ بت جن کا کوئی مقام ہی نہیں جن سے دور رہنے کا حکم دیا گیا۔ یہ پتھر کے بے جان بت اللہ عزوجل کے قریب کرنے کی صلاحیت اور طاقت رکھتے ہی نہیں ہیں۔ اللہ عزوجل نے انہیں کوئی مقام و مرتبہ دیا ہی نہیں ہے۔ اتنا واضح فرق ہونے کے باوجود اس آیت کو مسلمانوں پر چسپاں کرنا کتنا بڑا ظلم اور کتنی زیادتی ہے۔

یقیناً یقیناً مومنین اور مشرکین، بتوں اور صالحین میں کوئی برابری نہیں ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں بتوں سے دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور انبیاء و صالحین کے دامن سے وابستہ رہنے کا حکم دیا گیا ہے بتوں کو توڑنے کا حکم ہے اور انبیاء اور صالحین سے ہمیشہ جڑے رہنے کا حکم ہے بتوں کی محبت اللہ عزوجل سے دور کر دیتی ہے اس کے برعکس انبیاء اور صالحین کی محبت اللہ عزوجل کے قریب کر دیتی ہے بت نہ غمخوار ہیں نہ مددگار ہیں جبکہ انبیاء اور صالحین اللہ عزوجل کی دی ہوئی طاقتوں سے باذن اللہ عزوجل مونس بھی ہیں اور مددگار بھی ہیں۔ جب اتنا واضح فرق ہے تو یقیناً بت اور صالحین برابر نہیں

ہو سکتے قربان جائے قرآن مجید فرقانِ حمید کی عظمتوں پر اس نے تو پہلے ہی فرمادیا۔

يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا ﴿٢٦﴾ پارہ 1، سورۃ البقرۃ، آیت 26 ﴿﴾

ترجمہ: کئی قرآن پڑھنے کے باوجود گمراہ ہو جاتے ہیں۔

قرآن کو غلط سمجھنے والوں کیلئے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ حدیث پاک کتنی واضح ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ الْآخَرِينَ

ترجمہ: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعے بعض لوگوں کو بلندی عطا فرمائے اور اس قرآن کے ذریعے بعض لوگوں کو تباہ و برباد کر دے گا۔ یقیناً بلندی تو انہیں ہی ملے گی جو نورِ قرآن سے منور ہوں گے۔ اور نورِ قرآن سے منور ہونے کیلئے صاحبِ قرآن کی محبت ضروری ہے اور تباہ و برباد اور ذلیل و رسوا وہ لوگ ہوں گے، جو قرآن کو غلط سمجھ کر مسلمانوں پر ”نَعُوذُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ذَالِك“ ”مشرک کا الزام لگا کر دائرہ اسلام سے دور ہوتے ہیں اور بتوں کی مذمت کی آیتوں کو مسلمانوں پر فٹ (Fit) کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے جس خارجی گروہ کو شرارِ خلق فرمایا کہ یہ مخلوق میں بدترین لوگ ہوں گے اس گروہ کے متعلق حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول امام بخاری علیہ الرحمہ ذکر کرتے ہیں۔ اور خارجیوں کی علامت بیان کرتے ہیں کہ

إِنَّهُمْ أَنْطَلَقُوا إِلَى آيَاتِ نَزَلَتْ فِي

الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

﴿بخاری شریف، کتاب استتابتہ المعاندین، جلد 2، صفحہ 1024﴾

ترجمہ: خارجی اتنے گمراہ لوگ ہیں کہ جو آیتیں کافروں کی مذمت میں نازل ہوئیں ان کو

مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔

ایسے لوگ یقیناً دین سے دور ہیں ایسے لوگوں کا قرب انسان کو قرآن سے دور کر دیتا ہے۔

شان والے محبوب ﷺ نے بڑی شان سے توحید کا پرچم بلند کر دیا ہے:

آقا ﷺ کے اس مبارک فرمان میں غور کریں جو آپ ﷺ نے اپنے وصال سے قبل ارشاد فرمایا

وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي

﴿بخاری شریف، جلد 2، صفحہ 975، کتاب الرقاق، حدیث نمبر 6102،

مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی﴾

ترجمہ: آقائے دو جہاں ﷺ ارشاد فرماتے ہیں خدا عزوجل کی قسم مجھے تم پر اس بات کا کوئی

خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے۔

یعنی حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کا خوف نہیں کہ میری امت شرک میں مبتلا ہوگی

ہاں مجھے اس بات کا ڈر ضرور ہے کہ تم دنیا میں پھنس جاؤ گے دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ آج

بتائیے کون ہے جو دنیا کی محبت میں گرفتار نہ ہو۔ لیکن حضور ﷺ نے فرما دیا کہ میری امت شرک نہیں

کرے گی۔

حضور ﷺ کے ماننے والے حضور ﷺ سے محبت کرنے والے حضور ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے

کیسے بھی دین سے دور ہوں مگر جب ان سے پوچھا جائے کہ حقیقی طور پر خالق اور مالک کون ہے حقیقی

طور پر نعمتیں دینے والا کون ہے حقیقی طور پر مشکلات کو حل کرنے والا کون ہے یقیناً وہ یہی کہیں گے کہ اللہ

عزوجل ہی خالق و مالک ہے اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اور صالحین اور انبیاء جو طاقتیں رکھتے ہیں۔

ان سے جو کرامتوں اور معجزات کا اظہار ہوتا ہے۔ جو ان کی قدرت کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ کیسے ہے تو ہر

مسلمان یہی کہے گا۔ کہ یہ باذن اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ کی دی ہوئی طاقتوں سے ہے۔ کوئی کسی کو اللہ

عزوجل کے سوا نہ رب مانتا ہے نہ خدا مانتا ہے۔ نہ الہ مانتا ہے۔ نہ معبود مانتا ہے۔

اللہ کے بندوں سے مدد مانگنے کا حکم:

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَضَلَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا أَوْ أَرَادَ
عَوْنًا وَهُوَ بَارِضٌ لَيْسَ بِهَا أُنَيْسٌ فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللَّهِ اأَعِينُونِي فَإِنَّ لِلَّهِ
عِبَادًا إِلَّا نَرَاهُمْ وَقَدْ جُرَّبَ ذَلِكَ ﴿رواه طبرانی﴾

ترجمہ: حضرت عتبہ بن غزوہ ان سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا وہ مدد حاصل کرنا چاہے اور وہ ایسی زمین میں ہو جہاں اس کا کوئی مددگار نہ تو اسے چاہئے کہ وہ کہے اے اللہ! عزوجل کے بندوں میری مدد کرو بے شک اللہ عزوجل کے ایسے مقبول بندے ہیں۔ جو نظر نہیں آتے (اور وہ مدد کرتے ہیں)۔

محدثین فرماتے ہیں یہ ایک ایسا عمل ہے کہ جب اس پر عمل کیا گیا تو اس کے فوائد فوراً ظاہر ہوئے۔ اس حدیث پاک سے انتہائی واضح ہوا کہ يَا عِبَادَ اللَّهِ اأَعِينُونِي پکارنے اور اللہ عزوجل کے بندوں سے مدد مانگنے کا حکم خود نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

آخری بات اور دشمن کی پہچان:

ان تمام احادیث اور قرآن کی آیتوں کے بعد آخر میں عاجزانہ درخواست یہ ہے کہ محترم بھائیوں قرآن پاک میں ارشاد ہے:

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ﴿فاطر، آیت 6﴾

ترجمہ: بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو۔

شیطان کی آرزو اور تمنا یہی ہے کہ وہ ہمیں تباہ و برباد کر دے صحابہ کرام علیہم الرضوان اور بزرگان دین کے عقائد اور نظریات سے دور کر دے شیطان یہی چاہتا ہے کہ مسلمان قرآن مجید فرقان حمید کی آیات کا غلط مفہوم سمجھ کر اپنے درست عقیدے سے دور ہو جائیں اسی طرح اس بد بخت کی

خواہش ہے کہ مسلمان دنیا کی رنگینیوں میں بدمست ہو جائیں اور آخرت کو بھول جائیں۔
 یاد رکھئے! دنیا کی محبتیں صرف دنیا کی غرض کیلئے ہیں ہمارے چاہنے والے ہمیں اپنے کندھوں
 پر لا کر اندھیری قبر میں تنہا چھوڑ کر چلے جائیں گے اور ہمارا کوئی پرسانِ حال نہ ہوگا۔ خدا را اپنے اندر
 ایمان کی حفاظت کی فکر کریں اور اپنے اندر خوفِ خدا عزوجل پیدا کریں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کو دل میں
 اُجاگر کریں یقیناً ان تمام چیزوں کیلئے ایک ماحول کی ضرورت ہے۔ جہاں بیٹھ کر ہم قرآن کی باتیں
 سیکھیں جہاں قرآن کا ترجمہ اور قرآن کی تفسیر احادیثِ طیبہ اور بزرگانِ دین کے اقوال کے مطابق ہو۔
 قرآن کا ایسا درس دیا جائے کہ خوفِ خدا عزوجل میں بھی اضافہ ہو اور محبتِ رسول میں بھی اضافہ ہو نیز
 صاحبِ قرآن کی محبت دل میں اُجاگر ہو تو آئیے قرآنِ مجید فرقانِ حمید کی محبت میں اپنے وقت کی قربانی
 دیجئے۔

اہلیانِ کراچی کی خوش نصیبی:

الحمد للہ عزوجل بہارِ شریعت مسجد میں جو کہ بہادر آباد چورنگی کے پاس واقع ہے ہر جمعہ کی رات
 عشاء کی نماز کے بعد تقریباً دو گھنٹے کے لئے نورِ قرآن نشست ہوتی ہے۔ جہاں پر پروجیکٹر-proj-
 ector کے ذریعے اسکرین پر قرآنِ پاک کے الفاظ سے خوش نصیب اپنی آنکھوں کو منور کرتے ہیں۔
 ایک ایک لفظ کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں تفسیر پیش کی جاتی ہے۔ انشاء اللہ
 تعالیٰ جب ہم قرآن کا فیض حاصل کریں گے۔ تو نورِ قرآن سے ہم بھی منور ہوں گے۔ اور ہمارے گھر
 والے بھی منور ہو جائیں گے نیز خواتین کیلئے پردے کا انتظام بھی ہوتا ہے۔ آخر میں یہی عاجزانہ
 درخواست ہے کہ حضور ﷺ، صحابہ کرام اور صالحین سے محبت اور اُلفت کو برقرار رکھنے کیلئے وقتاً فوقتاً صلوٰۃ
 الحاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعا کریں کہ اے اللہ عزوجل میرے ایمان کی حفاظت فرما

اور جس طرح آج تیری توفیق اور عطا سے صحابہ اور صالحین علیہم الرضوان کے عقائد و نظریات دل میں
بسائے ہوئے ہوں۔ تیری قدرت کاملہ پر یقین رکھتے ہوئے اولیائے کاملین کی عظمت کا قائل
ہوں۔ مجھے اسی اسلامی عقیدے پر ثابت قدمی نصیب فرما۔

اے! پروردگار عزوجل میری یہ دعائیں اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما۔

(آمین) بجاہ النبی الامین ﷺ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



شہر کراچی میں نورِ قرآن کی بھاریں

نصیب چمکائیے!
تھوڑے سے وقت
کی قربانی دیجئے

آسان ترجمہ مدلل تفسیر
ملٹی میڈیا پروجیکٹر کا استعمال

نورِ قرآن سے منور ہو جائیے

مدرس عالمِ دین ممتاز
علامہ حضرت مفتی محمد آصف عبداللہ قادری

ہر اتوار بعد نمازِ ظہر دوپہر 2:00 بجے تا 2:45 بجے تک بمقام جامع مسجد گلفشاں، ایف، بی ایریا، کریم آباد، کراچی۔
ہر پیرات 9:30 بجے تا 11:00 بجے تک بمقام جامع مسجد نوری، علی آباد، بلاک 3، کریم آباد، کراچی۔

ختم قادریہ شریف

اپنی پریشانیوں اور مشکلات کے حل کیلئے ضرور تشریف لائیں

پرنور محفل ہر اتوار بعد نمازِ ظہر فوراً (ظہر 1:30 بجے ہے) بمقام جامع مسجد میمن، صدیق آباد، کریم آباد، کراچی۔

ماہانہ درسِ قرآن

ہر انگریزی مہینے کی چوتھی اتوار بعد نمازِ عشاء فوراً بمقام جامع مسجد گلفشاں، فیڈرل بی ایریا، کریم آباد، کراچی۔

(بیان: حضرت علامہ مفتی محمد آصف عبداللہ قادری صاحب)

www.gulfishanmasjid.com